بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان خطاؤں اور کوتاہیوں پر تنبیہ جو بعض روزہ داروں سے ایام رمضان میں سرزد ہوتی ہیں

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

۱۔ رات میں یا طلوع فجر سے پہلے فرض روزہ کی حتمی نیت نہ کرنا، گرچہ پورے ماہ رمضان کے لئے شروع میں ایک ہی مرتبہ نیت کر لینا کافی ہوتا ہے۔

۲۔ اذان فجر کے ساتھ ساتھ یا اس کے بعد تک کھانا پینا جاری رکھنا، گرچہ بعض موذن حضرات احتیاطاً وقت سے پہلے ہی اذان دے دیا کرتے ہیں۔

۳۔ طلوع فجر سے گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے سحری کر لینا، جبکہ حدیث پاک میں افطاری میں جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کی ترغیب آئی ہے۔

۴۔ بہت سے لوگ کھانے پینے میں اسراف وفضول خرچی سے کام لیتے ہیں، حالانکہ یہ روزہ کی اصل مشروعیت کہ بھوک لگنے سے خشوع وعاجزی پیدا ہوتی ہے، کے منافی ہے۔

۵۔ جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں کوتائی برتنا، مثلاً ظہر وعصر کی نماز میں سوتے رہ جانا، اور وہ اس طرح کہ غیر ضروری امور میں مشغول ہوکر، یا سونے کے سبب، یا سستی وکاہلی کی بنا پر جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا۔

۶۔ رمضان کے دن ورات میں بیہودہ گوئی، گندے مذاق، فحش وخانہ ساز اقوال، جھوٹ، غیبت اور چغل خوری وغیرہ بری باتوں سے زبان کی حفاظت نہ کرنا۔

۷۔ گناہ کے کام، کھیل وتماشا اور فلم بینی نیز لایعنی پہیلی وچیتاں اور معمہ کے حل اور رات کی تاریکیوں میں بے مقصد گھومنے پھرنے میں رمضان کے بابرکت اور خیر کے لمحات کو ضائع کرنا۔

۸۔ رمضان میں اعمال خیر کی نیکیاں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں مثلاً ذکر واذکار، تلاوت قرآن، نیز نفل وسنت مؤکدہ کی ادائیگی وغیرہ، ان تمام مذکورہ بالا کاموں میں سستی وکاہلی کا مظاہرہ کرنا۔

۹۔ نماز تراویح کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھنا، جبکہ امام کے ساتھ اس کی ادائیگی کی ترغیب پر نصوص آئے ہیں کہ جو شخص امام کے نماز تراویح سے فارغ ہونے تک نماز میں شامل رہا تو اس کو پوری رات قیام کا ثواب ملتا ہے۔

۱۰۔ ماہ رمضان کے شروع میں نمازیوں اور قرآن تلاوت کرنے والوں کی بڑی تعداد دیکھنے میں آتی ہے، لیکن رفتہ رفتہ اس تعداد میں کافی کمی ہونے لگتی ہے، جبکہ رمضان کا آخری عشرہ پہلے دونوں عشروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ فضیلت اور بڑے اجر وثواب کا حامل ہوتا ہے۔

۱۱۔ رمضان کے آخری دس دنوں میں قیام اللیل جسے خاص اہمیت حاصل ہے، ترک کر دینا۔ خود نبی اکرم ﷺ آخری عشرہ میں نماز و دیگر عبادات کے لئے پوری پوری رات بیدار رہتے، اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اور اپنی تہبند بڑی مضبوطی کے ساتھ باندھ لیتے اور خوب اہتمام کے ساتھ عبادت میں مشغول رہتے تھے۔

۱۲۔ رمضان کی راتوں میں شب بیداری کرنا اور فجر کی نماز کے وقت سوتے رہ جانا حتیٰ کہ بعض لوگ فجر کی نماز چاشت کے وقت پڑھتے ہیں۔ درحقیقت یہ اس عظیم فریضہ کی شان میں زبردست کوتاہی ہے۔

۱۳۔ رمضان میں حاجت مندوں کی کثرت کے باوجود بخل سے کام لینا اور ان پر مال خرچ نہ کرنا، حالانکہ اس ماہ مبارک میں صدقہ وخیرات کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

۱۴۔ زکوٰۃ کا نصاب مکمل ہو جانے کے باوجود مال کی زکوٰۃ نکالنے میں لاپرواہی برتنا، جبکہ اس کا ذکر نماز وروزہ کے ساتھ وارد ہوا ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ رمضان ہی میں زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری نہیں ہے۔

۱۵۔ بحالت روزہ ذکر ودعاؤں سے غفلت برتنا، خاص طور سے افطاری کے وقت کھانے پینے میں مشغول رہنا، جبکہ اس سلسلہ میں حدیث آئی ہے کہ افطاری کے وقت روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۱۶۔ ماہ رمضان میں اور خاص کر آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کی سنت کو ضائع کرنا، جبکہ کتاب وسنت میں اس کی بڑی ترغیب آئی ہے۔

۱۷۔ عورتوں کا پرکشش، دیدہ زیب اور زرق برق لباس پہنے اور خوشبوؤں میں ڈوبے مسجدوں میں آنا، حالانکہ ان کے اس پرفتن انداز کی بڑی مذمت آئی ہے۔

۱۸۔ بغیر کسی شرعی ضرورت اور بغیر کسی محرم کے اجنبی ڈرائیوروں کے ساتھ رمضان کی راتوں کو بازاروں میں عورتوں کو گھومنے پھرنے کی آزادی اور سہولت دینا۔

۱۹۔ عید کی رات اور نماز عید سے پہلے تک سنت تکبیر کو ترک کر دینا اور ذی الحجہ کے دس دنوں میں تکبیر سے غفلت برتنا، جبکہ اس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔

۲۰۔ صدقہ فطر میں تاخیر کرنا، جبکہ سنت نماز عید سے پہلے تک ادا کر دینا واجب قرار دیتی ہے، البتہ عید سے ایک دو دن قبل صدقہ فطر نکالنا جائز ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ اپنے رب کے عفو ودرگزر کا محتاج: **عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین۔**

مترجم: **ابوفیصل سمیع اللہ** نظر ثانی: **مشتاق احمد کریمی**، صدر الہلال ایجوکیشنل سوسائٹی کٹیہار، بہار